Studybeesofficial

Where Minds Pollinate

Tarjuma tul Quran
Class 11

Surah Al-Anfal

Printed Notes

FBISE

Follow Our Socials

studybeesofficial

studybeesofficialpak

studybeesofficialpak

پرچہ ترجمۂ قرآنِ مجید برائے گیارہویں جماعت کاخاکہ

حصہ اول۔ معروضی سوالات (MCQs) (10نمبر)

- شاملِ نصاب چار (04) سورتوں کے تعارف اور شانِ نزول پر مبنی آٹھ معروضی سوالات (MCQs) حصہ اول میں شامل ہوں گے۔
- **گیارہویں** جماعت کے لیے مختص سورتوں میں سے منتخب کردہ اسی (80) الفاظ پر مبنی دو معروضی سوالات (MCQs) حصہ اول میں شامل ہوں گے۔

حصہ دوم۔ مختصر جواب والے سوالات (SRQs) (24نمبر)

(الف): شاملِ نصاب سورتوں کے تعارف اور شانِ نزول پر مبنی پانچ مختصر جواب والے سوالات (SRQs) حصہ دوم میں پوچھے جائیں گے۔ ہر سوال دو نمبروں پر مشتمل ہوگا۔ (5x2=10)

(ب) : شاملِ نصاب سورتوں میں سے منتخب کردہ اسی (80) الفاظ پر مبنی پانچ الفاظ کے معانی حصہ دوم میں پوچھے جائیں گے۔ (1x5=5)

(ج): شاملِ نصاب سورتوں کی آیات اور ان کے ترجمہ کے مفہوم پر مبنی تین تین نمبر کے تین سوالات حصہ دوم میں دیے جائیں گے۔ (3x3=9)

حصہ سوم۔ تفصیلی جواب والے سوالات (ERQs) (16نمبر)

شاملِ نصاب سورتوں میں موجود تعلیمات کے فہم اور ان تعلیمات پر عمل کرنے کے دنیاوی واخروی فوائد اور ان پر عمل سے گریز کے نقصانات پر مبنی منتخب مضامین میں سے دو تفصیلی سوالات حصہ سوم میں دیے جائیں گے۔ ہر سوال کے آٹھ (8) نمبر ہوں گے۔ (8x2=16)

Studybeesofficial

سورہ کے منتخب الفاظ معانی

الفاظ	الانفال	کرِهُون	یُنفِقُونَ	یُساقُونَ	استجیبوا
معانی	مال غنیمت	ناگواری محسوس کرنے والے	وہ خرچ کرتے ہیں	وہ ہانکے جاتے ہیں	تم پکار کا جواب دو
الفاظ	انفِرو	شاقوا	یَسْئلُونَ	دابر	وَجِلَتْ
معانی	تم سب نکلو	انھوں نے مخالفت	وہ پوچھتے ہیں	جڑ	ڈر گئے

سورہ کے منتخب مضامین

1۔ غزوہ بدر کے واقعات
2۔ جنگ و صلح کے متعلق ہدایات
3۔ ہجرت و نصرت کے فضائل

برائے گیارہویں جماعت
تدریس ترجمۃ القرآن نوٹس
مرتب کردہ: آسیہ نورین صابر

سورۃ الانفال تعارف وشان نزول

سورۂ الانفال: تعارف

سورۂ الانفال قرآنِ مجید کی آٹھویں سورت ہے یہ سورت بنیادی طور پر غزوۂ بدر کے پس منظر میں نازل ہوئی اور اس کا مرکزی موضوع اسلامی جہاد، نظمِ اجتماعی، اطاعتِ رسول ﷺ اور اللہ کی نصرت ہے۔ اس سورت کا نام "الانفال (نفل کی جمع)" رکھا گیا، جس کے معنی ہیں مالِ غنیمت، کیونکہ اس میں پہلی مرتبہ اسلامی ریاست کے لیے مالِ غنیمت کے اصول واضح کیے گئے۔

وجہ تسمیہ (نام کی وجہ)

اس سورہ کا نام پہلی ہی آیت کے لفظ "الأنفَالِ " سے ماخوذ ہے۔

- لغوی معنی : عربی زبان میں 'نفل' کی جمع 'انفال' ہے، جس کے معنی 'زائد چیز' یا 'عطیہ' کے ہیں۔
- اصطلاحی معنی : اسلامی شریعت میں جنگ کے بعد دشمن سے حاصل ہونے والے مال کو "مالِ غنیمت " کہا جاتا ہے۔ چونکہ اس سورہ کے آغاز میں مالِ غنیمت کے احکامات اور اس کی تقسیم کا ذکر ہے، اس لیے اسے "سورہ انفال" کہا جاتا ہے۔

بنیادی تعارف

- مقامِ نزول : یہ ایک مدنی سورہ ہے۔
- ترتیب : قرآن مجید کی ترتیبِ تلاوت کے لحاظ سے یہ 8ویں سورہ ہے، جبکہ ترتیبِ نزول کے اعتبار سے اس کا نمبر 88 واں ہے۔
- آیات ورکوع : اس سورہ میں کل 75 آیات اور 10 رکوع ہیں۔
- زمانہ نزول : یہ سورہ 2 ہجری میں غزوہ بدر (حق وباطل کا پہلا بڑا معرکہ) کے فوراً بعد نازل ہوئی۔

سورہ کے اہم موضوعات

اس سورہ کو "سورہ بدر" بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ اس کا بڑا حصہ جنگِ بدر کے واقعات اور اس سے جڑے اسباق پر مشتمل ہے:

- مالِ غنیمت کا حکم : مسلمانوں کو بتایا گیا کہ مالِ غنیمت پر جھگڑا نہ کریں، یہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے (یعنی اس کی تقسیم اللہ کے حکم کے تابع ہے)۔
- غزوہ بدر کی تفصیل : کس طرح اللہ نے فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی غیبی مدد فرمائی۔
- جنگی قوانین : دشمن کے ساتھ مقابلے کے آداب، صلح کے احکامات (جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا)، اور قیدیوں کے ساتھ سلوک۔
- مومنین کی صفات : سچے مومنوں کی قلبی اور عملی علامات کا بیان۔

سورۂ الانفال کی موضوعاتی ترتیب (ترتیباتِ مضامین)

سورۂ الانفال کی ترتیب محض واقعاتی نہیں بلکہ تربیتی اور تدریجی ہے۔ اس کے مضامین کو درج ذیل مراحل میں سمجھا جاسکتا ہے:

1۔ ایمان اور اطاعت کی بنیاد (آیات 1–4)

ابتدا میں سچے مومنوں کی صفات بیان کی گئیں: اللہ کا خوف، نماز کی پابندی، اللہ پر توکل

اس سے واضح کیا گیا کہ غزوۂ بدر کی فتح کا اصل سبب ایمان تھا، نہ کہ طاقت۔

2۔ غزوۂ بدر کا پس منظر اور خروج (آیات 5–8)

ان آیات میں نبی ﷺ کے مدینہ سے نکلنے، بعض صحابہؓ کی تردد اور اللہ کے فیصلے کا ذکر ہے۔ بتایا گیا کہ یہ جنگ اللہ کے منصوبے کے تحت تھی تاکہ حق غالب ہو۔

3۔ اللہ کی مدد اور غیبی نصرت (آیات 9–14)

اس حصے میں: دعا، فرشتوں کی مدد، بارش، سکون اور رعب

جیسے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ یہ ترتیب بتاتی ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف جھکتا ہے تو اللہ زمین و آسمان کی قوتیں اس کے لیے مسخر کر دیتا ہے۔

Studypeesofficial

4۔ جنگ کے دوران کی ہدایات (آیات 15–19)

یہاں میدانِ جنگ کے آداب سکھائے گئے: پیٹھ نہ دکھانا، ثابت قدمی، اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت

یہ حصہ عملی جہاد کے اصول واضح کرتا ہے۔

5۔ شیطان اور کفار کا انجام (آیات 48–54)

ان آیات میں بتایا گیا کہ: شیطان کس طرح دھوکا دیتا ہے، مشکل وقت میں خود ہی پیچھے ہٹ جاتا ہے، کفار کی ناکامی کا اصل سبب ان کا تکبر ہے

یہ حصہ باطل کے انجام کو واضح کرتا ہے۔

6۔ مالِ غنیمت اور اجتماعی نظم (آیات 41، 67–69)

یہاں مالِ غنیمت کی تقسیم، قیدیوں کے احکام اور ریاستی نظم پر گفتگو ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام صرف جنگ جیتنا نہیں بلکہ عدل پر مبنی نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔

7۔ مستقبل کے لیے ہدایات (آیات 60–75)

آخر میں مسلمانوں کو آئندہ کے لیے تیار رہنے، دشمن کے مقابلے کی تیاری اور باہمی اتحاد کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ حصہ بتاتا ہے کہ بدر کوئی آخری معرکہ نہیں بلکہ ایک آغاز تھا۔

یہ سورت ہمیں سکھاتی ہے کہ:

فتح اللہ کی طرف سے ہے، مگر اس کے لیے ایمان، اطاعت اور نظم شرط ہے۔ یہی سورۂ الانفال کا پیغام اور غزوۂ بدر کا دائمی سبق ہے۔

1۔ غزوۂ بدر

1۔ سورۂ الانفال کی روشنی میں غزوۂ بدر کے واقعات کو **ترتیب وار** بیان کریں۔

یا

سورۂ الانفال میں غزوۂ بدر کے واقعات کو اللہ تعالیٰ کی **نصرت اور تدبیر** کے تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔ وضاحت کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ سے پہلے، دورانِ جنگ اور جنگ کے بعد مسلمانوں کی کس طرح مدد فرمائی۔ اور فتح کے بعد کے احکامات کو **مربوط اور تفصیلی انداز** میں بیان کریں۔

جواب: سورۂ الانفال کی روشنی میں غزوۂ بدر کے واقعات

غزوۂ بدر اسلام کی پہلی فیصلہ کن جنگ ہے جو 17 رمضان 2 ہجری کو پیش آئی۔ سورۂ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو محض ایک تاریخی واقعہ کے طور پر نہیں بلکہ ایک ایمانی، اخلاقی اور تربیتی نمونہ کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ اس سورت میں غزوۂ بدر کے واقعات جنگ سے پہلے، جنگ کے دوران اور جنگ کے بعد کے مراحل میں بیان ہوئے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی صرف ظاہری اسباب سے نہیں بلکہ اللہ کی مدد اور اطاعت سے حاصل ہوتی ہے۔

جنگ سے پہلے: نبی ﷺ کا حق کے ساتھ نکلنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ﴾ (الانفال: 5)

ترجمہ: جس طرح آپ کے رب نے آپ کو حق کے ساتھ آپ کے گھر سے نکالا، حالانکہ مومنوں کا ایک گروہ اسے ناپسند کر رہا تھا۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ سے نکلے تو بعض صحابہؓ جنگ کے لیے ذہنی طور پر آمادہ نہ تھے، کیونکہ اصل مقصد قریش کے تجارتی قافلے کا روکنا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ یہ نکلنا حق کے مطابق اور اللہ کے فیصلے سے تھا۔ تفسیر ابنِ کثیر کے مطابق اس میں امت کو یہ سبق دیا گیا کہ بعض اوقات حق کا راستہ مشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن انجام کے اعتبار سے وہی بہترین ہوتا ہے۔

studybeesofficial

اللہ کا فیصلہ: قافلہ نہیں بلکہ لشکر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ إِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ﴾ (الانفال: 7)

ترجمہ: اور جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو جماعتوں میں سے ایک تمہارے لیے ہے۔

مسلمان چاہتے تھے کہ بغیر لڑائی کے قافلہ ہاتھ آ جائے، مگر اللہ تعالیٰ نے لشکرِ قریش کا سامنا مقدر فرمایا تاکہ حق و باطل کا ٹکراؤ کھل کر سامنے آ جائے۔ تفسیر قرطبی کے مطابق اللہ نے یہ فیصلہ اس لیے فرمایا تاکہ اسلام کی حقانیت اور کفار کی کمزوری واضح ہو جائے۔

دشمن کی تعداد کم دکھایا جانا (خواب میں)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا﴾ (الانفال: 43)

ترجمہ: جب اللہ نے آپ کو خواب میں انہیں تھوڑا دکھایا۔

یہ آیت خاص طور پر نبی ﷺ کے خواب سے متعلق ہے، نہ کہ میدانِ جنگ کے منظر سے۔ اللہ تعالیٰ نے خواب میں دشمن کو کم دکھایا تاکہ نبی ﷺ اور صحابہؓ کے حوصلے مضبوط رہیں۔ تفسیر ابنِ کثیر کے مطابق اگر دشمن کو زیادہ دکھایا جاتا تو فطری طور پر گھبراہٹ پیدا ہو سکتی تھی، اس لیے یہ اللہ کی خاص حکمت تھی۔

مسلمانوں کی دعا اور اللہ سے فریاد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ﴾ (الانفال:9)

ترجمہ: جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول فرمائی۔

اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے پوری عاجزی اور گریہ وزاری کے ساتھ دعا فرمائی۔ یہ لمحہ غزوۂ بدر کا روحانی مرکز تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن سب سے پہلے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

فرشتوں کی مدد

اسی آیت میں اللہ تعالیٰ آگے فرماتا ہے: ﴿أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ (الانفال: 9(

ترجمہ: میں ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔

یہ فرشتے مسلمانوں کی دل جوئی، حوصلہ افزائی اور اللہ کی نصرت کی علامت تھے۔ اہلِ سنت تفاسیر کے مطابق اصل فتح اللہ کی تھی، فرشتوں کی مدد اس فتح کا ذریعہ اور تسلی تھی۔

بارش کا نزول: ایک عظیم انعام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ﴾ (الانفال: 11)

ترجمہ: اور وہ تم پر آسمان سے پانی نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں اس کے ذریعے پاک کرے۔

یہ بارش کئی نعمتوں کا سبب بنی مسلمانوں کو طہارت حاصل ہوئی، زمین مضبوط ہو گئی اور دلوں کو اطمینان ملا۔ تفسیر قرطبی کے مطابق یہ بظاہر معمولی مگر فیصلہ کن مدد تھی۔

دلوں کا سکون اور نیند

اسی آیت میں فرمایا: ﴿إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ﴾ (الانفال: 11)

ترجمہ: جب وہ تم پر اپنی طرف سے امن کے لیے اونگھ طاری کرتا ہے۔

جنگ سے پہلے نیند آ جانا اس بات کی علامت تھا کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اور ان کے دلوں کو مضبوط کر رہا ہے۔

شیطان کا کردار

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ﴾ (الانفال: 48)

ترجمہ: اور جب شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوشنما دکھائے۔

Studybeesofficial

شیطان بھی اس معرکہ میں شامل رہااور کفار کو غرور دلا رہا تھا، مگر جب اس نے فرشتوں کو دیکھا تو پیچھے ہٹ گیا۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ باطل کا سہارا ہمیشہ کمزور ہوتا ہے۔

دشمن کے دلوں میں رعب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ﴾ (الانفال: 12)

ترجمہ: میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا۔

یہ رعب ایسا تھا کہ کفار کے حوصلے ٹوٹ گئے، حالانکہ وہ تعداد اور اسلحہ میں زیادہ تھے۔

اصل فتح اللہ کی طرف سے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ﴾ (الانفال: 17)

ترجمہ: تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اصل کامیابی اللہ کی مدد سے ہوتی ہے، انسان صرف ذریعہ ہوتا ہے۔

جنگ کے بعد: مالِ غنیمت کا مسئلہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ﴾ (الانفال: 1)

ترجمہ: لوگ آپ سے مالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سکھایا کہ فتح کے بعد بھی نظم، عدل اور اطاعت ضروری ہے۔یہ اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے۔

حاصل کلام:

سورۂ الانفال میں غزوۂ بدر کے واقعات ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ ایمان، دعا، اطاعت اور توکل کے بغیر کامیابی ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کمزور مسلمانوں کو اپنی خاص مدد، فرشتوں، بارش، سکون اور رعب کے ذریعے غالب فرمایا تاکہ قیامت تک کے مسلمانوں کو یہ پیغام ملے کہ اللہ کی نصرت حق والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔یہی غزوۂ بدر کا سب سے بڑا سبق اور سورۂ الانفال کا مرکزی پیغام ہے۔

۔جنگ و صلح کے متعلق ہدایات

1۔ سورۂ الانفال کی روشنی میں جنگ و صلح کے کیا احکامات بیان ہوئے ہیں۔؟

جواب: **جنگ کا اخلاقی و روحانی پس منظر**

سورہ انفال غزوہ بدر کے فوراًبعد نازل ہوئی، جسے قرآن نے **"یوم الفرقان "** (حق اور باطل کے درمیان فیصلے کا دن) قرار دیا ہے۔اس سورہ کا آغاز ہی اس سبق سے ہوتا ہے کہ فتح و نصرت کا دارومدار مادی وسائل پر نہیں بلکہ اللہ کی نصرت اور مومنین کے تقویٰ پر ہے۔ اسلام میں جنگ کا مقصد زمین پر قبضہ کرنا یا خون بہانا نہیں، بلکہ **فتنہ و فساد کا خاتمہ اور امن و عدل کا قیام** ہے۔ اسی لیے اللہ نے مسلمانوں کو سب سے پہلے اپنی داخلی حالت درست کرنے اور آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے "أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ" کا حکم دیا تاکہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکیں۔

1۔جنگ سے پہلے: دفاعی تیاری اور سفارت

اسلام غفلت کی نہیں بلکہ بیداری اور اتنی قوت رکھنے کی تعلیم دیتا ہے کہ دشمن جارحیت کی ہمت نہ کر سکے۔

- **بھرپور دفاعی تیاری کا حکم:**

آیت:60: وَأَعِدّوا لَهُم مَا استَطَعتُم مِن قُوَّةٍ وَمِن رِباطِ الخَيلِ تُرهِبونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُم وَءاخَرينَ مِن دونِهِم لا تَعلَمونَهُمُ اللَّهُ يَعلَمُهُم ۚ وَما تُنفِقوا مِن شَيءٍ فى سَبيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيكُم وَأَنتُم لا تُظلَمونَ ﴿٦٠﴾

ترجمہ "تم ان کے مقابلے کے لئے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی، جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں خوب جان رہا ہے جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں صرف کروگے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔"

- **معاہدوں کی پاسداری اور اعلانِ برأت :** اگر کسی قوم سے صلح کا معاہدہ ہو لیکن ان کی جانب سے خیانت کا اندیشہ ہو، تو اسلام خفیہ حملے کے بجائے کھلم کھلا معاہدہ ختم کرنے کا حکم دیتا ہے۔

آیت: 58: وَإِمّا تَخافَنَّ مِن قَومٍ خِيانَةً فَانبِذ إِلَيهِم عَلىٰ سَواءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ الخائِنينَ ﴿٥٨﴾

ترجمہ " :اور اگر تجھے کسی قوم کی خیانت کا ڈر ہو تو برابری کی حالت میں ان کا عہد نامہ توڑ دے، اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا"

2۔ دورانِ جنگ: عسکری نظم وضبط اور ثابت قدمی

میدانِ کارزار میں مسلمانوں کے لیے چند سخت اصول مقرر کیے گئے ہیں جن پر کامیابی کا انحصار ہے:

- **میدان سے فرار (پیٹھ پھیرنے) کی ممانعت :** دشمن کی کثرت دیکھ کر بھاگنا گناہِ کبیرہ ہے، کیونکہ یہ بزدلی اور اللہ پر بے یقینی کی علامت ہے۔

آیت: 15:" يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِذا لَقيتُمُ الَّذينَ كَفَروا زَحفًا فَلا تُوَلّوهُمُ الأَدبارَ ﴿١٥﴾

ترجمہ " :اے ایمان والو! جب تمہارا کفار سے آمنا سامنا ہو جو لشکر بنا کر آئے ہوں، تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔"

- **آپس کے جھگڑے سے بچنا :** جنگ کے دوران اختلاف اور بحث و تکرار سے قوت منتشر ہو جاتی ہے، جس سے دشمن کو فائدہ پہنچتا ہے۔

آیت: 46:" وَأَطيعُوا اللَّهَ وَرَسولَهُ وَلا تَنٰزَعوا فَتَفشَلوا وَتَذهَبَ ريحُكُم ۖ وَاصبِروا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصّٰبِرينَ ﴿٤٦﴾

ترجمہ:"۔ "اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر و سہارا رکھو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

- **کثرتِ ذکر اور استقامت :** جنگ کی سختی میں دل کو مضبوط رکھنے کے لیے اللہ کی یاد اور صبر کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

آیت: 45 :" يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِذا لَقيتُم فِئَةً فَاثبُتوا وَاذكُرُوا اللَّهَ كَثيرًا لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ﴿٤٥﴾

ترجمہ " :اے ایمان والو! جب تمہارا کسی دشمن کے لشکر سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو"

3۔ جنگ کے بعد: عدل، فلاح اور قیدیوں کے حقوق

جنگ کے خاتمے پر انتقامی کارروائیوں کے بجائے عدل و انصاف کے اصول لاگو ہوتے ہیں۔

- **مالِ غنیمت کی منصفانہ تقسیم :** اللہ نے واضح کیا کہ مالِ غنیمت کسی کی ذاتی میراث نہیں، بلکہ اس میں ریاست اور غریبوں کا حق ہے۔

آیت: 41 :" وَاعلَموا أَنَّما غَنِمتُم مِن شَيءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسولِ وَلِذِى القُربىٰ وَاليَتٰمىٰ وَالمَسٰكينِ وَابنِ السَّبيلِ إِن كُنتُم ءامَنتُم بِاللَّهِ وَما أَنزَلنا عَلىٰ عَبدِنا يَومَ الفُرقانِ يَومَ التَقَى الجَمعانِ ۗ وَاللَّهُ عَلىٰ كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ ﴿٤١﴾

ترجمہ " :جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور مسافروں کا، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا ہے، جو دن حق و باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

- **جنگی قیدیوں سے حسنِ سلوک :** قیدیوں کو ذہنی سکون اور ایمان کی طرف رغبت دلانے کا حکم دیا گیا ہے۔

آیت: 70:"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا۔۔۔۔۔

ترجمہ " :اے نبی! جو قیدی تمہارے ہاتھوں میں ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں خیر دیکھے گا تو وہ تمہیں اس سے بہتر عطا فرمائے گا جو تم سے لیا گیا ہے۔"

اسلام میں صلح کو جنگ پر فوقیت حاصل ہے، اور قرآنِ کریم نے مسلمانوں کو امن کی خاطر ہر ممکن لچک دکھانے کی ہدایت کی ہے۔ اس حوالے سے سورہ انفال کے احکامات درج ذیل ہیں:

1۔ مسلمانوں کی صلح پسندی اور توکل (آیت:61)

اگر دشمن جنگ کے دوران صلح کا ارادہ ظاہر کرے، تو مسلمانوں کو اسے فوراً قبول کر لینا چاہیے، چاہے دشمن کی نیت پر شبہ ہی کیوں نہ ہو۔

آیت :وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ترجمہ " :اور اگر وہ (دشمن) صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی اس کی طرف مائل ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ (توکل) رکھیں۔ بے شک وہی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

دشمن اگر جنگ سے ہاتھ روکنا چاہے تو مسلمانوں کو سختی نہیں برتنی چاہیے۔ نیت کی خرابی کا خدشہ ہو تو بھی اللہ پر توکل کر کے ظاہری صلح کو قبول کرنا چاہیے، تاکہ دنیا میں امن قائم ہو۔

2۔ دھوکے کا خوف اور اللہ کی کفایت (آیت:62)

اللہ نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ اگر دشمن صلح کے نام پر دھوکہ دے رہا ہے، تب بھی آپ امن کا راستہ اختیار کریں کیونکہ اللہ آپ کی حفاظت کے لیے کافی ہے۔

آیت :وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ...

ترجمہ " :اور اگر وہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو آپ کے لیے اللہ کافی ہے۔"

ایک مومن کا اصل سہارا مادی چالیں نہیں بلکہ اللہ کی ذات ہے، اس لیے وہ امن کی خاطر خطرہ مول لینے سے نہیں کتراتا۔

3۔ معاہدے کی پاسداری اور غداری سے بچنا (آیت:58)

صلح کے بعد معاہدے کو نبھانا لازم ہے، لیکن اگر دشمن کی جانب سے کھلی بدعہدی کا خطرہ ہو تو:

آیت :وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ

ترجمہ " :اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت (عہد شکنی) کا ڈر ہو تو ان کا عہد ان کی طرف برابری کی بنیاد پر پھینک دیں (صاف اعلان کر دیں)، یقیناً اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اسلام غدر (دھوکے سے حملہ) کو حرام قرار دیتا ہے۔ اگر معاہدہ توڑنا ناگزیر ہو جائے، تو پہلے باقاعدہ اطلاع دی جائے گی تاکہ دونوں فریق برابر ہو جائیں اور غداری کا داغ نہ لگے۔

4۔ معاہدے کی بالادستی اور نصرت کا قانون (آیت:72- حتمی اصول)

یہ وہ مقام ہے جہاں اسلامی ریاست کے "عالمی عہد" کو "انفرادی مذہبی ہمدردی" پر فوقیت دی گئی ہے:

آیت... :وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ...

ترجمہ... " :اور اگر وہ (مسلمان) دین کے معاملے میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے، مگر (تمہاری یہ نصرت) اس قوم کے خلاف نہیں ہونی چاہیے جس کے اور تمہارے درمیان (امن کا) معاہدہ ہو چکا ہو۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک انتہائی سخت مگر اصولی قانون بیان فرمایا ہے:

- **نصرت کا حکم :** اگر کسی دوسرے ملک (غیر اسلامی ریاست) میں بسنے والے مسلمان اپنے دین کی خاطر تم سے مدد مانگیں، تو تم پر ان کی مدد کرنا **فرض** ہے۔
- **معاہدے کا استثنا (اصل نکتہ) :** لیکن اگر تمہارا اس غیر مسلم قوم یا ریاست کے ساتھ **صلح کا معاہدہ (Treaty)** موجود ہے، تو تم اپنے ان مسلمان بھائیوں کی مدد کے لیے بھی اس معاہدے کو **نہیں توڑ سکتے۔**

اگر آپ کا کسی قوم سے امن کا معاہدہ ہے، تو آپ اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد کے لیے بھی اس معاہدے کو یکطرفہ طور پر نہیں توڑ سکتے۔ یعنی "عہد کی پاسداری " دینی نصرت کے تقاضے سے بھی مقدم ہے تاکہ مسلمانوں کی عالمی ساکھ برقرار رہے۔ **صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے**

ہوئے تڑپتے ہوئے آئے اور مسلمانوں سے مدد مانگی، تو نبی کریم ﷺ نے معاہدے کی لاج رکھتے ہوئے انہیں واپس کر دیا، کیونکہ ابھی معاہدہ تحریر ہو چکا تھا۔ یہ آپ کے بتائے ہوئے اسی قرآنی اصول کی عملی تصویر تھی۔

حاصلِ کلام

سورہ انفال کا نچوڑ یہ ہے کہ مسلمان جنگجو نہیں بلکہ **صلح پسند** قوم ہے۔ وہ جنگ صرف اس وقت کرتے ہیں جب فتنہ حد سے بڑھ جائے، اور دورانِ جنگ بھی وہ اعلیٰ اخلاق اور اتحاد کا دامن نہیں چھوڑتے۔ صلح کے موقع پر "توکل علی اللہ" کا حکم یہ سکھاتا ہے کہ ایک مومن کا اصل سہارا مادی چالیں نہیں بلکہ اللہ کی ذات ہے، اس لیے وہ امن کی خاطر ہر ممکن حد تک لچک دکھاتا ہے۔

3۔ ہجرت و نصرت کے فضائل

1۔ سورۂ الانفال کی روشنی میں ہجرت و نصرت کے کیا فضائل بیان ہوئے ہیں۔؟

جواب: سورہ الانفال مدنی زندگی کے ابتدائی دور (غزوہ بدر کے بعد) میں نازل ہوئی۔ اس سورت کا ایک بڑا حصہ اسلامی ریاست کی مضبوطی اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہجرت (اللہ کے لیے اپنا گھر چھوڑنا) اور نصرت (ایثار و مدد) کو اسلامی معاشرے کے دو بنیادی ستون قرار دیا ہے اور انصار و مہاجرین کے گروہ کو رہتی دنیا تک کے لیے رول ماڈل بنا دیا ہے۔

ہجرت اور نصرت کے فضائل

(آیات:74-75)" وَالَّذينَ ءامَنوا وَهاجَروا وَجٰهَدوا فى سَبيلِ اللَّهِ وَالَّذينَ ءاوَوا وَنَصَروا أُولٰئِكَ هُمُ المُؤمِنونَ حَقًّا ۚ لَهُم مَغفِرَةٌ وَرِزقٌ كَريمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذينَ ءامَنوا مِن بَعدُ وَهاجَروا وَجٰهَدوا مَعَكُم فَأُولٰئِكَ مِنكُم ۚ وَأُولُوا الأَرحامِ بَعضُهُم أَولىٰ بِبَعضٍ فى كِتٰبِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَىءٍ عَليمٌ ﴿٧٥﴾

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی، یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔ پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں اور رشتے ناتے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں، بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

انصار اور مہاجرین کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال قرار دیتے ہوئے درج ذیل فضائل بیان فرمائے:

حقیقی مومن ہونے کی سند (مؤمنون حقا)

اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی گواہی خود دی" :أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا" ۔ سچا مومن وہ ہے جو صرف زبان سے دعویٰ نہ کرے بلکہ وقت پڑنے پر گھر بار (ہجرت) اور جان و مال (جہاد و نصرت) کی قربانی دے کر ثابت کر دے۔ نصرت کی سب سے بہترین مثال "انصارِ مدینہ" (مدد کرنے والے) ہیں، جنہوں نے مہاجرین کو پناہ دی اور اپنی جان و مال ان پر نچھاور کر دیے۔

مغفرت اور بخشش کا وعدہ

ارشادِ باری" :لَّهُم مَّغْفِرَةٌ" ۔ اللہ کی راہ میں نکلی ہوئی گرد اور نصرت کے لیے اٹھایا گیا قدم پچھلے تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ اللہ نے ان کے لیے کامل بخشش کا اعلان کر رکھا ہے۔

رزقِ کریم (باعزت روزی)

Studyboe official

ارشادِ باری" :وَرِزْقٌ كَرِيمٌ"۔جب مہاجرین مکہ سے نکلے تو ان کے پاس کچھ نہ تھا، مگر اللہ نے انصار کے ایثار کے ذریعے انہیں وہ رزق دیا جو برکت اور عزت والا تھا۔ آخرت میں بھی ان کے لیے بے حساب نعمتیں ہیں۔

بعد میں آنے والوں کی شمولیت (آیت:75)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ بعد میں ایمان لائے، ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جدوجہد کی، وہ بھی **"تمہی میں سے ہیں"**۔ یہ خوشخبری ہے کہ ہجرت و نصرت کا جذبہ رکھنے والے قیامت تک اجر و فضیلت میں صحابہ کے ساتھ شریک سمجھے جائیں گے۔

نصرت کے قانونی ضوابط:-

(آیات:72-73):"إِنَّ الَّذينَ ءامَنوا وَهاجَروا وَجٰهَدوا بِأَموٰلِهِم وَأَنفُسِهِم فى سَبيلِ اللَّهِ وَالَّذينَ ءاوَوا وَنَصَروا أُولٰئِكَ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ ۚ وَالَّذينَ ءامَنوا وَلَم يُهاجِروا ما لَكُم مِن وَلٰيَتِهِم مِن شَىءٍ حَتّىٰ يُهاجِروا ۚ وَإِنِ استَنصَروكُم فِى الدّينِ فَعَلَيكُمُ النَّصرُ إِلّا عَلىٰ قَومٍ بَينَكُم وَبَينَهُم ميثٰقٌ ۗ وَاللَّهُ بِما تَعمَلونَ بَصيرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذينَ كَفَروا بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ ۚ إِلّا تَفعَلوهُ تَكُن فِتنَةٌ فِى الأَرضِ وَفَسادٌ كَبيرٌ ﴿٧٣﴾

ترجمہ:"جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور مدد کی، یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اور جو ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لئے ان کی کچھ بھی رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں اگر وہ تم سے دین کے بارے میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا ضروری ہے، سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے، تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے کافر آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ملک میں فتنہ ہو گا اور زبردست فساد ہو جائے گا۔

نصرت کا قانون: آیت:72

یہ وہ مقام ہے جہاں اسلامی ریاست کے "عالمی عہد" کو "انفرادی مذہبی ہمدردی" پر فوقیت دی گئی ہے:
آیت... :وَإِنِ ٱسْتَنصَرُوكُمْ فِي ٱلدِّينِ فَعَلَيْكُمُ ٱلنَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ...
ترجمہ..." :اور اگر وہ (مسلمان) دین کے معاملے میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے، مگر (تمہاری یہ نصرت) اس قوم کے خلاف نہیں ہونی چاہیے جس کے اور تمہارے درمیان (امن کا) معاہدہ ہو چکا ہو۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک انتہائی سخت مگر اصولی قانون بیان فرمایا ہے:

- **نصرت کا حکم** : :اگر وہ مسلمان جو ہجرت نہیں کر سکے، کسی غیر مسلم علاقے میں مذہبی ظلم کا شکار ہوں اور وہ **"دین کے معاملے میں** "مدد مانگیں، تو مسلمانوں پر ان کی مدد کرنا **شرعی طور پر فرض** ہے۔
- **میثاق (معاہدے) کا احترام** :نصرت کی فرضیت کی ایک حد مقرر کی گئی ہے۔ اگر اس ظالم قوم سے مسلمانوں کا پہلے سے کوئی **"امن کا معاہدہ** "موجود ہو، تو معاہدے کی پاسداری نصرت پر مقدم ہو گی۔ یہ اسلام کے بین الاقوامی اخلاقی ضابطے کی بہترین مثال ہے۔۔

ولایتِ کاملہ اور سیاسی تعلق (آیت:72)

- **باہمی وارث ہونا** :ہجرت کرنے والوں اور مدینہ میں ان کی مدد کرنے والوں کے درمیان ایک مضبوط سیاسی اور وارثانہ تعلق قائم ہوا۔ ابتدائی دور میں مہاجرین اور انصار ایک دوسرے کے وارث بھی بنتے تھے۔
- **ہجرت نہ کرنے والوں کا مقام** :جو لوگ ایمان تو لائے مگر ہجرت نہیں کی، ان کی سیاسی حفاظت کی ذمہ داری اسلامی ریاست پر نہیں ہے۔ یہ اصول واضح کرتا ہے کہ "دارالاسلام" کی شہریت کے لیے ہجرت ایک اہم شرط تھی۔

اتحادِ امت کا سماجی قانون (آیت:73)

- **کفار کا گٹھ جوڑ** :اللہ فرماتا ہے کہ کافر ایک دوسرے کے مددگار (اولیاء) ہیں۔ وہ حق کو مٹانے کے لیے ہمیشہ ایک پلیٹ فارم پر جمع رہتے ہیں۔

Studybeeofficial

- **اتحاد نہ ہونے کا انجام :** مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ اگر تم نے بھی ایک دوسرے کی نصرت وولایت کا رشتہ مضبوط نہ کیا، تو زمین میں **"فتنہ اور بڑا فساد "** مچ جائے گا۔ یعنی باطل کی متحد قوت حق کی بکھری ہوئی طاقت کو کچل دے گی۔

اسلام میں **نصرت** (مدد اور تعاون) ایک عظیم اخلاقی اور ایمانی صفت ہے، جسے قرآن وحدیث میں بہت بلند مقام دیا گیا ہے۔ نصرت کا بنیادی مطلب اللہ کے دین، اس کے رسول ﷺ اور مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنا ہے۔

نصرتِ الٰہی کی شرط (اللہ کی مدد)

قرآن مجید کا یہ اصول ہے کہ جو اللہ کے دین کی نصرت کرتا ہے، اللہ اس کی نصرت فرماتا ہے۔ یہ بندے کے لیے سب سے بڑی فضیلت ہے۔

- **ارشادِ باری تعالیٰ** <: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔) **"سورہ محمد:7**(

مسلمان بھائی کی نصرت پر اجر (حدیثِ مبارکہ)

نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کی آپس میں نصرت کو اللہ کی مدد پانے کا ذریعہ بتایا ہے۔

- **حدیث" :** اللہ بندے کی مدد (نصرت) میں تب تک رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ **" صحیح مسلم**
- **ظالم ومظلوم کی نصرت :** آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔" صحابہ نے پوچھا: مظلوم کی مدد تو سمجھ آتی ہے، ظالم کی کیسے؟ فرمایا: "اس کا ہاتھ پکڑ لو (یعنی اسے ظلم سے روک دو)، یہی اس کی نصرت ہے۔ **" صحیح بخاری**

ہجرت کا اجر قیامت تک (معنوی ہجرت)

اگرچہ مکہ کی فتح کے بعد جسمانی ہجرت (مدینہ کی طرف) ختم ہو گئی، لیکن ہجرت کا اجر وفضیلت توبہ کے دروازے کی طرح قیامت تک کھلا ہے۔

افضل ہجرت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔" (صحیح بخاری

اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں کو چھوڑ کر نیکی کی طرف آنا بھی ہجرت کے درجے میں شامل ہے

حاصلِ کلام)

سورہ الانفال کی یہ آیات ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ:

ایمانی اخوت : مسلمانوں کا رشتہ سرحدوں اور نسلوں سے بالاتر ہے۔

اجتماعی قوت : باطل کا مقابلہ صرف اتحاد اور باہمی نصرت سے ممکن ہے۔

اصول پسندی : نصرت اور ہمدردی کے جذبات کو بھی اللہ کے مقرر کردہ قوانین اور "عہد وپیمان" کے تابع ہونا چاہیے۔

نوٹ : جواب میں شامل آیات صرف یاددہانی کے لیے درج کی گئی ہیں تاکہ آپ موضوع کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس کی روشنی میں امتحانی سوالات تیار کر سکیں۔ ان آیات کو عموماً یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ براہ کرم صرف ترجمے اور تشریح پر توجہ دیں۔

Studybeesofficial